www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طبعِ چراغ ساز، شفق رَو ہے اِن دنوں
ماہِ وِلائے فکر میں کیا لَو ہے ان دنوں
مضمون ایک نکتے میں سَو سَو ہے ان دنوں
مولاؑ کی مہر ، مَد بھی مہِ نَو ہے ان دنوں
سلماں کے اِشتیاق سے قنبر کے حِلم تک
لفظوں کا قافلہ ہے رواں بابِ علمؑ تک

www.emarsiya.com

یا رب! متاعِ باغِ سخن گُل بہ گُل رہے
درویش پر عنایتِ ختم الرّسلؐ رہے
نکتہ بہ نکتہ سِرِّ بیاں سب پہ کھُل رہے
ہر سطر پر نوازشِ مولائے کُلؑ رہے
اعجاز ماند ہو، وہ ہنر ہو عطا مجھے
رضواں بتائیں شاعرِ آلِ عبا مجھے

مدحت ہے ایک بحرِ عمیق اے شہِ شہاںؑ!
بندہ الست سے ہے غریق، اے شہِ شہاںؑ!
اے سَم زدہ حسنؑ کے رفیق، اے شہِ شہاںؑ!
اے خواجۂ انیس و خلیق، اے شہِ شہاںؑ!
ہو اِذن تو یہ بحر ہے کیا، اَوج موج کیا
تنہا سہی فقیر مگر اصلِ فوج کیا

www.emarsiya.com

مولاؑ ! جہاں ہوں دعبل و وائل بھی تنگ دست
واں دسترس دکھائے مرا دستِ حق پرست
شبیرؑ کے قدومِ مبارک میں ہو نشست
خود کو عناں گسستہ کہے انوریِ مست
تیغِ قلم کو جنگ کا میداں ہو ایک ہاتھ
جامِ ولائے بوذر و سلماں ہو ایک ہاتھ

لازم ہے پہلے ذکرِ حسینانِ کائنات
جن کے لئے وجود میں آئے ہیں معجزات
جن کے طفیل موت پہ حاوی ہوئی حیات
سایہ کناں ہے جن پہ رسولِؐ زمن کی ذات
پہلے جو بنتے دیکھتے تھے عالمین کو
مدّت سے انتظار تھا جن کا زمین کو

www.emarsiya.com

شعبان ہے ظہورِ حسینانِ کعبتین
شعبان مومنین کی لَو، سب کا نورِ عین
شعبان ہی میں آتی ہے وہ چندرماں کی رَین
جس میں زمیں پہ آئے جگر گوشہ حسینؑ
ہم باربار کہتے ہیں "یا قائمؑ! العجل"
بس ورد کرتے رہتے ہیں "یا قائمؑ! العجل"

شعبان تو مہینہ ہی ختم الرسلؐ کا ہے
شعبان تو خزینہ ہی مولائے کُلؑ کا ہے
شعبان، فاطمہؑ کی دعا، دَورِ گُل کا ہے
شعبان ہی میں نکتہ سخیِ سُبُل کا ہے
انوارِ کربلا کا ظہور اِس میں ہو گیا
قائمؑ کے دَم سے نور ہی نور اِس میں ہو گیا

www.emarsiya.com

شعبان تیرے جوف میں اُترا زمن کا چاند
پہلا اور آخری ہے یہ دُوجے حسنؑ کا چاند
گویا جسے غروب نہیں اُس چلن کا چاند
نُورِ مہِ جمالِ خدا، پنجتن کا چاند
واللہ کیا جلال ہے ، کیا اِس کی جوت ہے
ظلمت بھلے کہیں بھی چھُپے موت ، موت ہے

شعبان بُولہب کے کلیجے میں تیر ہے
ابتر کو یہ مہینہ جہنّم نظیر ہے
کوثر کی اِس میں باس ، مہینوں کا پیر ہے
شعبان ہی تو حجّتِ شاہِ شہیر ہے
جس میں حسنؑ کو بھائی ملا دِن اِسی میں ہے
زینبؑ کی آرزو متمکّن اِسی میں ہے

www.emarsiya.com

اُتریں اِسی گھرانے میں خود بھی وہ باشرف
جن کی ثنا ہے اِنس و ملائک میں ہر طرف
وہ جن کے دُکھ میں اشک فشاں ہیں دُرِ نجف
دو بھائی ہیں امام پہ تابع ہیں جوُں خلف
خُطبے ہیں اُن کے جیسے کہ تلمیح پڑھتے ہیں
عباسؑ اُن کے نام کی تسبیح پڑھتے ہیں

کھاتے ہیں رشک حضرتِ یوسفؑ بھی اِس جگہ
جُود و سخا یہیں ہے، تلطّف بھی اِس جگہ
شادی بھی ہے یہیں پہ، تاسّف بھی اِس جگہ
جائز نہیں اگرچہ تکلّف بھی اِس جگہ
پھر بھی درود پڑھنا اصولِ اصول ہے
اور کیوں نہ ہو متاعِ علیؑ و رسولؑ ہے

www.emarsiya.com

قائمؑ اِسی میں اُترے تھے نرجس کی گود میں
سرِ عسکریِ بے کس و مُفلس کی گود میں
کیا نُور جلوہ گر ہُوا خُوش حِس کی گود میں
ماں کے سوا وہ جاتے بھلا کس کی گود میں
غَیبت صغیر ہو کہ کبیر اِس میں شک نہیں
ہاں، خوانِ مصطفیٰؐ و علیؑ بے نمک نہیں

یہ رات جس سے مانگتے ہیں دِن بھی روشنی
سورج کو مات کرتی ہے اس شب کی چاندنی
یہ رات سیدہؑ کی کنیزی میں ہے غنی
گیارہ کا نُور ایک ہُوا اور یہ بنی
پڑھ لو اگر غلامِ علیؑ و رسولؐ ہو
اعمال کے بغیر بھلا کیا قبول ہو

www.emarsiya.com

لفظوں کی روشنی مہ و خُور سے لیے ہوئے
حاضر ہوں بارگاہ میں ڈر سے لیے ہوئے
مولاؑ! یہ چند بَین ہیں، سَر سے لیے ہوئے
کچھ بند، جھولیوں میں ہیں پُرسے لئے ہوئے
ای آسمان مآب! خدا را قبول کن
این نذرِ حرف و صوتِ جدا را قبول کن

مقصودِ قبلتینؑ ہے اور یہ فقیر ہے
زہراؑ کا نُورِ عینؑ ہے اور یہ فقیر ہے
بے احتساب دَین ہے اور یہ فقیر ہے
لطفِ درِ حسینؑ ہے اور یہ فقیر ہے
یہ ہے کرم حسین علیہ السّلام کا
اک آن میں بڑھا دیا رتبہ غلام کا

www.emarsiya.com

میں کون اور مدحتِ شاہِ شہاںؑ کہاں
تاب و توانِ سیرتِ معجز بیاں کہاں
قطرہ کہاں، وہ سلسلۂ بے کراں کہاں
موجِ وِلا فقیر کو لائی کہاں کہاں
روشن بنامِ صاحبِ نہج البلاغہؑ ہوں
آخر غلامِ صاحبِ نہج البلاغہؑ ہوں

لفظوں میں اُس کلام کی تاثیر ہے تو ہوں
تابندہ روشنائیِ تحریر ہے، تو ہوں
اک خواب اور خواب کی تعبیر ہے تو ہوں
فیضِ قدومِ حضرتِ شبّیرؑ ہے تو ہوں
یہ سب صلہ بفیضِ وِلائے حسینؑ ہے
خود کچھ نہیں کہا، یہ عطائے حسینؑ ہے

www.emarsiya.com

کفشی رہے امیر و کبیر اِس مقام پر
کیا کیا غنی ہوئے ہیں فقیر اِس مقام پر
فائز رہے ہیں حضرتِ میر اِس مقام پر
پڑھتے رہے انیس و دبیر اِس مقام پر
تم آئے تو وہ بزم خیالوں میں بس گئی
بجھتے ہوئے چراغ کی لَو کچھ اُکس گئی

کس کی زبان مدحِ شہِ کربلاؑ کرے
درویش ھیچ مایہ و بے پیچ کیا کرے
ہاں ایک وہ، کہ جس کی مدد خود خدا کرے
نعلینِ مصطفیٰؐ پہ دھرے ہونٹ، وا کرے
ہو اِذن اُس طرف سے تو مشکل کشائی ہے
ورنہ حقیر سارے ہُنر کی کمائی ہے

www.emarsiya.com

بے چہرگی کو حُسنِ نمو دے دیا گیا
کم رُو کو ذوقِ آئنہ رُو دے دیا گیا
سیری کا اِذن بر لبِ جُو دے دیا گیا
ہر تشنۂ سخن کو سبُو دے دیا گیا
پیاسا کوئی رہے تو یہ اُس کا نصیب ہے
بس اک درود ، موجۂ کوثر قریب ہے

یہ سب مٹھاس اکبرِ شیریں سخنؑ کی ہے
خوشبو جو ہے، یہ قاسمِ گُل پیرہنؑ کی ہے
یہ کاٹ بانٹ غازیِ باطل شکنؑ کی ہے
المختصر کہ سب یہ مدد پنجتن کی ہے
روشن کُنی ز نُورِ ازل طبعِ تیرہ را
تابی بدہ کہ ماہ کنم چشمِ خیرہ را

www.emarsiya.com

طالب رسولِ پاکؐ سے ہوں ہر مدد کا میں
دریوزہ گر ہوں صرف علیؑ صمد کا میں
جاروب کش ہوں پاک حسنؑ کی لحد کا میں
پرسہ امامِ عصرؑ کو دیتا ہوں جد کا میں
کیجے قبول پرسہ کہ دل کو سکون ہو
سینے سے بار بار ٹپکتا ہے خون ہو

ای فخر آسمان و زمین و زمان ، بیا!
ای تو کہ رشکِ قامتِ سروِ روان، بیا!
جان بستہ ام بہ نام تو از دل بہ جان، بیا!
ای صاحب الزّمانؑ! سوی این جهان بیا!
گوهر ز بحر بردم و در سلک سفتہ ام
من در مطافِ باغ پی تو شگفتہ ام

www.emarsiya.com

وصف آپ کے ورائے تعلّی ہیں منتقم!
بے وارثوں کی آپ تسلّی ہیں منتقم!
لاریب، آپ ہی متولّی ہیں منتقم!
وا چشم و دل برائے تجلّی ہیں منتقم!
سیراب کن ز آب وصال این تراب را
ای نورِ عصرؑ! جلوه بده آفتاب را

آنکھیں ہیں انتظار میں یا صاحب الزّمانؑ!
آئیں اب اِس دیار میں یا صاحب الزّمانؑ!
اب دل نہیں قرار میں یا صاحب الزّمانؑ!
عالم ہے انتشار میں یا صاحب الزّمانؑ!
فتنہ فرو ہو، آئیے، تعجیل کیجیے
مولاؑ! روشِ جہان کی تبدیل کیجیے

www.emarsiya.com

مطلعِ دوم

جب دشتِ کربلا میں دہم کی سحر ہوئی
شرقی ورق پہ سطرِ خفی مشتہر ہوئی
شمشیرِ سُرمہ سا سپرِ مہ کے سَر ہوئی
گویا کہ در پیئے شہِ جنّ و بشرؑ ہوئی
دیکھا تیمّمِ شہِ والا حجازؑ کو
انصار اُٹھ کھڑے ہوئے فرضِ نماز کو

www.emarsiya.com

صیقل کچھ اور ہو گئے آئینہ رو تمام
مٹّی سے تھے اَٹے ہوئے شب رشک مُو تمام
اُن کے طواف میں تھے ادھر مشک و بُو تمام
خم تھے نیاز و عجز میں فرق و گُلو تمام
تسبیح میں پُھنے ہوئے دارالسّلام کے
سب تھے ادائے فرض میں پیچھے امامؑ کے

پہنچی اذانِ اکبرِ والا حجاز میں
خط چشم و گوش کا نہ کھنچا امتیاز میں
دید و شنید ایک ہوئے ارتکاز میں
گریاں تھے سب نماز سے پہلے نماز میں
گویا شہِ شہاںؑ رہے شاہوں کے سامنے
تصویرِ مصطفیؐ تھی نگاہوں کے سامنے

www.emarsiya.com

آگے امامؑ ، پیچھے گہر ہائے صف بہ صف
پہلی قطار میں تھے عزیزانِ با شرف
اُن کے عقب نشستہ تھے انصار سر بکف
کعبہ کے مہر ، ماہِ مدینہ ، دُرِ نجف
ضرغامہ و حبیب و زہیر ابنِ قین تھے
سارے فدائے پائے شہِ مشرقینؑ تھے

محوِ صلات، محو خشوع و خضوع میں
اک مقتدیٰ صنوبرِ والا شروع میں
صف دار سرو بعد میں، باہم رکوع میں
یکساں قیام و سجدہ، غروب و طلوع میں
زاری میں سَر اُٹھا کے دوبارہ جھکاتے تھے
دو رکعتوں میں رحل صفت بیٹھ جاتے تھے

www.emarsiya.com

سجّادہ ورق پہ رہی چشمِ ممتحن
لڑکا کوئی، جوان کوئی اور کوئی مسن
سبزہ کسی کے خفتہ تھا، کوئی صغیر سِن
سرسبز تھے کہ تھے نگراں شاہِؑ انس و جنّ
تیغِ قلم سے لکھ گئے سب اپنے بخت کو
خوں دے کے سُرخرو ہوئے دیں کے درخت کو

پڑھتے تھے متّقی جو تحیات میں درود
وردِ زبان رہتا تھا دِن رات میں درود
ہر قول میں سلامتی، ہر بات میں درود
آیات میں اساس تھی، آیات میں درود
جانیں ہوں اُن چُنے ہوئے اشخاص پر نثار
کوثر پہ جان دیتے تھے، اخلاص پر نثار

www.emarsiya.com

تکبیر اُن کا آئنہ، توحید میں پلے
تفسیر اُن کے قلب تھے، تمجید میں پلے
تکفیر اُن سے دُور تھی، تائید میں پلے
تشہیر اُن کو منع تھی، تحدید میں پلے
تلوار اُن پہ موم رکوع و سجود میں
تیر اُن کے تن پہ پھول قیام و قعود میں

ناگاہ چند تیر مصلّوں پہ آ گرے
جانا نمازیوں نے کہ اب اُن کے دِن پھرے
پوری نماز ادا کی، نمازی تھے وہ نِرے
گھیروں کو توڑ توڑ کے خود آخرش گھرے
کیا جنگ جُو لڑے کہ اماں دے کے چل دیے
پائے شہِ حجازؐ میں جاں دے کے چل دیے

www.emarsiya.com

سب رہروانِ خلد ہوئے اقربا، رفیق
مشفق، مطیع، معرکہ فرما مگر خلیق
ٹکڑے ہوئے جدال میں نیلم، گہر، عقیق
خوش پوش، خوش کلام، خوش اقبال، خوش طریق
عابس، ھلال، جون، حبیب اب وہاں نہ تھے
حُرّ و زہیر اور شبیب اب وہاں نہ تھے

کچھ قبل تک دفاع کو سب آس پاس تھے
روشن تھا دِل کہ گوہر و الماس پاس تھے
عونؑ و محمدؑ ایک طرف، پاس پاس تھے
قاسمؑ بہم تھے، اکبرؑ و عباسؑ پاس تھے
بکھری ہوئی تھی دشت میں اب سِلک شاہ کی
ملعون لوٹ لے گئے گُل مِلک شاہ کی

www.emarsiya.com

اصغرؑ تڑپ رہے تھے اُدھر خیمہ گاہ میں
نوخیز گل بکس گیا پانی کی چاہ میں
قطرہ بہم نہ تھا حرمِ عرش جاہ میں
بے شیر بے امان تھا ماں کی پناہ میں
رونے کو منہ کھُلا تھا پہ آواز ماند تھی
کشتِ رسولؐ خشک تھی، بے آب ناند تھی

جب تشنگی کمال ہوئی شیرخوارؑ کو
شبنم کی یاد آنے لگی گل عذار کو
سینے لگایا ماں نے دُرِ آبدار کو
تکنے لگا وہ چرخِ تغیّر شعار کو
فاقوں سے شیرِ مادرِ معصوم خشک تھا
کافور دودھ ہو گیا اور آب مُشک تھا

www.emarsiya.com

نہرِ فرات قبضۂ غاصب سرشت میں
بٹتے تھے جام صحبتِ بد عہد و زشت میں
پیاسے گئے عزیز و اقارب بہشت میں
پانی نہیں تھا ساقیِ کوثرؑ کی کشت میں
سیراب فوجِ وحش و چرند و پرند تھی
پانی کی راہ آلِ محمدؐ پہ بند تھی

حدّت سے بھُن گیا تھا کلیجہ، جگر جلا
آنسو بھی تو نہیں تھے کہ تر ہو سکے گلا
بے تاب ہو کے سینۂ مادر سے منہ ملا
اس درجہ تشنگی تھی کہ بے ہوش ہو چلا
حیلہ نہ سوجھتا تھا کہ ماں بے حواس تھی
صابر تو تھی، پہ رنج میں تصویرِ یاس تھی

www.emarsiya.com

بچّے کا حال دیکھ کے بے خود تھی خوش خصال
خیمے کے در پہ آ کے پکاری بصد ملال
بس کوئی دم اخیر ہے میرا یہ نونہال
کس امتحان میں ہے رسولِؐ خدا کی آلؑ
جن کے طفیل عرش سے بادل برستے ہیں
وہ آج بوند بوند کی خاطر ترستے ہیں

شہؑ لے کے آئے طفلؑ کو فوجوں کے روبرو
بولے یہ شیرخوارؑ ہے اے فوجِ کینہ خُو
تشنہ ہے تین روز سے یہ دُرِّ خوش گلُو
پیاسا ہے اور سامنے بہتی ہے آب جُو
پانی پہ سب کا حق ہے، وہ اپنا کہ غیر ہو
موقع ہے ایک اور اگر اہلِ خیر ہو

www.emarsiya.com

فرزند ہے یہ سبطِ رسالت پناہؐ کا
ہے شیرخوار خانہء شیرِ الٰہؑ کا
بولو تو کیا قصور ہے اِس بے گناہ کا
پانی ہی کتنا پیتا ہے بچّہ چھ ماہ کا
یوں مائیں شیرخواروں کو پانی پلاتی ہیں
دو انگلیاں بھگو کے دہن میں چواتی ہیں

سر تک اُٹھا کے طفل سے بولے کہ ارجمندؑ
ہاں، استغاثہ از لب تشنہ بکن بلند
تا سُن سکیں الہ و ملک، اِنس و جاں، پرند
راضی رضائے رب پہ ہیں، جو وہ کرے پسند
اپنی زباں سے کہہ کے یہ کام اِختتام کر
پھر ایک بار امامؑ کی حجّت تمام کر

www.emarsiya.com

یک بار [illegible] پہ چھا گئی
جو سنگ دِل تھے اُن کے دِلوں کو بہا گئی
ساری زمین کرب و بلا تھرتھرا گئی
کرسیِ کردگار کے پائے ہلا گئی
سینہ اُبل پڑا سپہِ نابکار کا
تھا نینوا میں معجزہ پروردگار کا

بولا یہ ایک دَم بن کاھل سے ابن سعد
سُن، صاف کر رہا ہوں میں تجھ سے یہ قول و وعد
چلّہ چڑھا کے تیر لگا اِس کو مثل رعد
اے حُرملہ! ظفر ہے تری اِس عمل کے بعد
تُو اِس گھڑی جو درپیئے بے شیرؑ ہوئے گا
عہدہ بڑھے گا، صاحبِ جاگیر ہوئے گا

www.emarsiya.com

سردار تھا شقی سپہِ ابتذال کا
مضروبِ زر، حریف محمدؐ کی آلؑ کا
پھینکا نجسِ نے تیرِ ستم تین بھال کا
وائے، گلو نشانہ ہوا نیم سال کا
تیرِ سہ شعبہ حلق کے پیچھے نکل گیا
شہ رگ چھدی، بنا کے دریچے نکل گیا

اللہ، صبر حضرتِ والا وقارؑ کا
پیکاں نکال کر پسرِ نامدارؑ کا
چلّو میں خون بھر لیا اُس گُل عذارؑ کا
بولے کہ لاکھ شکر ہے پروردگار کا
بندہ خمیدہ سَر ہے جو منشا خدا کا ہے
ناناؐ بتا گئے تھے یہ رستہ ھدیٰ کا ہے

www.emarsiya.com

دیکھو تو بندگی شہِؑ والا سریر کی
چھوٹی سی قبر آپ نے کھودی صغیرؑ کی
میت پھر اُس میں آپ اُتاری شہیر کی
اُٹھے تو یہ صدا سُنی بے آب و شیر کی
باباؑ کو بھی بچا نہ سکا کیا خفیف ہوں
طفلی تو نام کو ہے پہ اصلا ضعیف ہوں

معصومؑ کی صدا جو سُنی زار زار روئے
جی کو ذرا قرار نہ تھا، بے قرار روئے
گریہ تھا رشکِ ابر، بہ اشکِ ھزار روئے
منہ بار بار صاف کیا، بار بار روئے
دیکھا جو آسماں کو اِدھر شاہِؑ دہر نے
نوحہ اُدھر بلند کیا نہ سپہر نے

www.emarsiya.com

قبرِ صغیر سِنؑ پہ کیے شاہؑ نے جو بَین
لکھوں تو دن کے منہ پہ اُتر آئے صاف رَین
سُنتے تو ہو گے تم بھی صدا ہائے شور و شَین
ہم آپ کی غریبی پہ قربان یا حسینؑ
مرقد پہ منہ رکھے ہوئے جب شاہؑ روتے تھے
ملعون کھکھلاتے تھے اور شاد ہوتے تھے

خیموں میں آئے حضرتِ سلطانؑ بحر و بر
نوحہ کناں تھے اہلِ حرم سب اِدھر اُدھر
ماتم وہ شیر خوار کا، وہ سوختہ جگر
محوِ عزا تھی خلق سما، نوعِ دشت و در
سینہ جو چاک تھا شہِ گردوں اساسؑ کا
ہمشیرؑ سے منگایا تبرّک لباس کا

www.emarsiya.com

دیکھا جونہی عمامہ و جامہ رسولؐ کا
دل دکھ سے خون ہو گیا پُورِ بتولؑ کا
بر میں زرہ تھی، بند علیؑ اصولؑ کا
حمزہ کی ڈھال، دائرہ حسنِ قبول کا
ختم الرّسلؐ کے آئے جو نعلین عین پر
غم کا پہاڑ گر پڑا مولا حسینؑ پر

جب ذُوالفقار آئی شہِ دیںؑ کے سامنے
قبضہ بڑھا حُسینؑ کے ہاتھوں کو تھامنے
بیعت کو اُس کا شوق جو دیکھا امامؑ نے
دستِ عطا بہم کیا گردُوں مقام نے
چھوڑا غلاف، بوسے کو تیغِ دوسر گری
خاکِ قدم پہ منہ مَلا اور پاؤں پر گری

www.emarsiya.com

لو، قیدیانِ راہِ مسبّب کو چھوڑ کر
نکلے حرم سے شاہِ زمنؑ سب کو چھوڑ کر
آنکھیں بھر آئیں باقرؑ خُوش لب کو چھوڑ کر
سجّادؑ کو، سکینہؑ کو، زینبؑ کو چھوڑ کر
ہمشیرؑ نے سوار کیا شاہِ دینؑ کو
بوسے دیے رکاب کو، راکب کو، زین کو

www.emarsiya.com

مطلعِ سوم

چھل بَل میں طَور اَور ہُوا ذوالجناح کا
درپیش راستہ تھا اُسے پھر فلاح کا
سینہ کھُلا تھا، کام نہ تھا اِنشراح کا
محتاج تک نہیں تھا کسی کی صلاح کا
وہ آسماں شناس تھا واقف زمین کا
ایسا ہدیّہ تھا ختم المُرسلینؐ کا

www.emarsiya.com

شفّاف یہ کہ دُور تھے خاشاک و خَس تمام
اُٹھے جو اُس کے نعل، ہوئی دسترس تمام
آغاز کا محل تھا کہ گھوڑے تھے بس، تمام
خَر ہو گئے تھے سامنے اُس کے فرس تمام
وہ جانتا تھا کون سخی، متّقی ہے کون
کس کس کو شرحِ صدر ہوئی اور شقی ہے کون

میدان میں جلال سے آیا علیؑ کا لالؑ
ختم الرّسلؐ کی آلؑ سے آیا علیؑ کا لالؑ
بچھڑا جو اپنے لالؑ سے آیا علیؑ کا لالؑ
بولی سپہ ''خیال سے، آیا علیؑ کا لالؑ
کیا دُور ہے جو سُرمہ بنائے سپاہ کو
سب مِل کے روک لو شہِ گردُوں پناہؑ کو''

www.emarsiya.com

شہؑ نے لگام تھام کے حجّت اخیر کی
نیّت مگر کھُھی اور سپاہِ شریر کی
بھالا تھا یہ نجس کا، گرہ بے ضمیر کی
لَو تھی یہاں سِناں کی، وہاں تیغ و تیر کی
حلقے کسے ہوئے تھے شہِ مشرقینؑ پر
ہتھیار تول تول کے آئے حسینؑ پر

نکلی غلاف چھوڑ کے تیغِ دودَم اُدھر
اہلِ خَشم کٹے اِدھر، اہلِ درم اُدھر
کیا باڑھ تھی کہ کھیلتی تھی یم بہ یم اُدھر
پانی اِدھر بہم تھا، مہیّا تھا نَم اُدھر
اک گھونٹ جس نے اُس کا بھرا سیر ہو گیا
سب اقربا تھے پاس مگر غیر ہو گیا

www.emarsiya.com

وہ جو صفوں کے بیچ تھے، اطراف کٹ گئے
تفریقِ شرق و غرب مٹی، صاف کٹ گئے
اسلاف قطع ہو گئے، اخلاف کٹ گئے
سمتیں تمام ہو گئیں، اکناف کٹ گئے
تھے فوجِ بدخصال کے ٹکڑے اِدھر اُدھر
بھاگے پلید موڑ کے مکھڑے اِدھر اُدھر

تلوار کیا تھی، برق گِری تھی ہجوم پر
یکساں تھی اس کی آنچ خصوص و عموم پر
آفت جدا جدا تھی شقی اور شوم پر
یلی تھی نامیانِ رَے و شام و روم پر
کس کی ہے ڈھال، کس کی زرہ، جانتی تھی وہ
کس کس مقام پر ہے گرہ، جانتی تھی وہ

www.emarsiya.com

لمسِ رسولِ پاک و [illegible] اُس کے ساتھ تھا
اصلِ اصولِ بت شکنی اُس کے ساتھ تھا
ردّ و قبولِ حسُن و فنی اُس کے ساتھ تھا
حاصل وصولِ پنجتنی اُس کے ساتھ تھا
بدر و حنین کون، یہ تیور ہی اور تھے
کچھ فردِ جرم چڑھ گئے کچھ زیرِ غور تھے

یزداں مزاج عرش سے اتری ڈھلی ہوئی
دستِ نبیؐ سے زینتِ دستِ علیؑ ہوئی
ایک ایک معرکے میں برابر چلی ہوئی
مولا علیؑ کے ہاتھ کی تھی وہ پلی ہوئی
تھی خانہ زاد ازل سے شہِ مشرقینؑ کی
بچپن سے جانتی تھی طبیعت حسینؑ کی

www.emarsiya.com

روحیں روانہ ہوتی تھیں اُس کے خیال سے
واقف تھی تیر و تیغ سے ، مِغفر سے، ڈھال سے
گِر گِر کے سَر اٹھاتی گروہِ رذال سے
کیا سرخرو پلٹتی تھی ہر ہر جدال سے
آخر کو پاس رکھنا تھا اِک پاک ذات کا
تھا اُس کا منہ دھلا ہوا زینبؑ کے ہات کا

چل چل کے بھی وہی تھی، برابر کَسی ہوئی
طوبیٰ کے تھی دوشاخے کے اوپر کَسی ہوئی
پل بھر عدو کے دِل میں تھی، پل بھر کَسی ہوئی
اُتری تھی عرش سے وہ سراسر کَسی ہوئی
کیسے بیان کیجئے اُس آن بان کو
یوں ہے کہ اُس کے لمس کی حسرت تھی سان کو

www.emarsiya.com

چہرے چھپائے پھرتے تھے رُودار و نامدار
کٹ کٹ کے گر رہے تھے نمودار و نامدار
کاوے میں پس گئے تھے غُلودار و نامدار
دستِ حسینؑ تھا ہی وضودار و نامدار
یکساں مکالمہ تھا اسے خاص و عام سے
بیعت تھی وہ حسین علیہ السّلام سے

جن زہریوں کے جی تھے ہرے، یاد تھے اُسے
بدر و اُحد، فرار پرَے، یاد تھے اُسے
جو دِل تھے انتقام بھرے، یاد تھے اُسے
ایسی دولب تھی سب شجَرے یاد تھے اُسے
اُتری لہو میں تیغ و سپر کاٹتی ہوئی
ایک ایک پر اُٹھی تھی وہ لب چاٹتی ہوئی

www.emarsiya.com

عالی مقام، عرش نسب، منصف و خلیق
سبزے پہ تھے فریفتہ مونگے، گہر، عقیق
لب ھائے خندہ ور گہے سادہ، گہے عمیق
فرمانروائے حرب، یداللہ کی رفیق
جو منہ کو آئے جنگ میں وہ گوشت پوست تھا
اتنا معاملہ تھا مگر دوست، دوست تھا

پشتوں سے جانتی تھی وہ ہر بدشعار کو
قہر و غضب میں جانے نہ دیتی وقار کو
بے ڈھال روکتی تھی، خطاکار وار کو
رُکتی تو سجدہ کرتی تھی پروردگار کو
وہ دیں شناس اور زمانے سے آشنا
تھی جود و اِتّقا کے گھرانے سے آشنا

www.emarsiya.com

کیا کیجیے ثنا کہ وہ اصلاً اصیل تھی
میدان میں قضائے کمین و رزیل تھی
تیغوں میں سربلند تھی ، گردوں مثیل تھی
گویا نبیؐ و آلِ نبی کی وکیل تھی
پڑاں سرورِ قربِ شہِ مشرقین میں
قبضہ تھا محوِ بوسۂ دستِ حسینؑ میں

کھولے جگر تو آپ سویدا تھی داغ میں
مصروف تھی سیاہ دِلوں کے سراغ میں
ایسے ٹہل رہی تھی وہ زخموں کے باغ میں
شعلہ لپکتا پھرتا ہے جیسے چراغ میں
آہستگی میں بھی وہ مزاجاً شتاب تھی
قامت میں رشکِ سرو تھی ، بُو میں گلاب تھی

www.emarsiya.com

تن اُس کا کٹ کے رہ گیا جس پر ذرا تنی
منہ پھیرا جس نے ہو گئی اس کے لئے غنی
سب زخم چاٹتے تھے کہ ہیرے کی تھی کنی
پوشاکِ احمریں میں دل آرا دلہن بنی
سرخی کا پھر بھی روپ میں نام و نشاں نہ تھا
سایہ تھا اور دھوپ میں نام و نشاں نہ تھا

ایسی کشیدہ سَر کہ تنی کی تنی رہی
لے لے کے بھی خراج غنی کی غنی رہی
خور تھا انی پہ اور انی کی انی رہی
دولہا بنے حسینؑ، بنی کی بنی رہی
ایسے ازل کے ساتھ کو تھامے ہوئے چلی
قبضے میں ان کے ہاتھ کو تھامے ہوئے چلی

www.emarsiya.com

سَر شانۂ عریس پہ رکھتی تھی بار بار
سُرخی حیا کی رخ سے ٹپکتی تھی بار بار
بُوئے شہِ زمنؑ سے مہکتی تھی بار بار
لب وا تھے اور پھر بھی جھجکتی تھی بار بار
سرگوشیوں کی تاب نہیں تھی عروس کو
غیظ و غضب سے دیکھ رہی تھی جلوس کو

دو لب دکھائی دیتے تھے گھونگھٹ کی آڑ سے
گُل بیل سر اٹھاتی ہے جیسے دراڑ سے
جوں غنچے جھانکتے ہوئے سوسن کی باڑ سے
بیری نمود کرتی ہے جیسے پہاڑ سے
جڑ کوئی بھی ہو پھولنے پھلنے نہ دیتی تھی
اطراف میں کسی کو نکلنے نہ دیتی تھی

www.emarsiya.com

زاغانِ تیرہ بخت تو گویا [illegible] تھی
شاخِ گلو تک آئی تو آکاس بیل تھی
کیا اس کی چال ڈھال تھی، کیا ریل پیل تھی
یلی تھی اَوج مَوج پہ، ایسی ڈھکیل تھی
غاصب پٹک رہے تھے سروں کو فرات پر
پانی بہم تھا ناموروں کو فرات پر

مینار تو کھڑا تھا مگر لاٹ اتر گئے
گھوڑوں پہ جو چڑھے تھے وہ قد کاٹھ اتر گئے
میزاں یونہی تُلی رہی اور باٹ اتر گئے
روکے تھے گھاٹ، موت کے سب گھاٹ اتر گئے
چار آئنہ کٹے تھے کہ چار آٹھ ہو گئے
درپَے جو تھے خیام کے خود ٹاٹ ہو گئے

www.emarsiya.com

یہ شان پرتوے کی، سما و سمک پہ تھا
گویا ابھی زمیں پہ، ابھی ئہ فلک پہ تھا
سَو جان سے ہلال نثار اس جھلک پہ تھا
صندل کا شاخچہ بھی فدا اس لچک پہ تھا
وہ تیغ تھی، تبر تھی، چھری تھی، سنان تھی
خم کھا کے استوار ہوئی جوں کمان تھی

مردُم کے عین بیچ بناتی تھی وہ جگہ
پھر کیا بھلا کہیں نظر آتی تھی وہ جگہ
کر کے اشارہ موت بتاتی تھی وُہ جگہ
اُس کو فرس، فرس کو دکھاتی تھی وہ جگہ
قبضوں کو کاٹتی رہی سرکار کی طرح
تانے رہی وہ دائرہ پرکار کی طرح

www.emarsiya.com

خورشید کی شعاع، سِناں پر سوار تھی
خم ہو گئی کماں کہ وہ جاں پر سوار تھی
مقتل کے پیچ پیر و جواں پر سوار تھی
جانے کہاں پیادہ، کہاں پر سوار تھی
سَن سَن کا ساز موت کے آہٹ سمان تھا
دشتِ مصاف آن میں مرگھٹ سمان تھا

قبضے میں پھڑ پھڑا کے ستم کوش اُڑ گئے
کھوجے نشان ایسے کہ روپوش اُڑ گئے
مجنون اہلِ عقل ہوئے، ہوش اُڑ گئے
حجت جنہیں نہ بھائی تھی وہ گوش اُڑ گئے
کٹ کر سروں سے دُور لویں کانپتی رہیں
آنکھیں نکل گئی تھیں، بھنویں کانپتی رہیں

www.emarsiya.com

قبل از وغا جو رستم و اہلِ تپاک تھے
مٹی میں منہ چھپائے ہوئے اب وہ خاک تھے
لشکر کے سب نشان ہزیمت سے چاک تھے
کاٹی ہوئی سپاہ کے دَل ہولناک تھے
ایسے لپک رہی تھی وہ اپنی ترنگ میں
سب منتہی تمام تھے آغازِ جنگ میں

پہلو بدل بدل کے وہ ایک ایک کو پڑی
کٹ کر وہیں پہ مَر گیا اک ضرب جو پڑی
دو کو چہار، پانچ کو دَس، اک کو دو پڑی
ہاتھ اِس نجس کا قطع ہوا، اُس کی کھوپڑی
دل میں کبوتری سی وہ گنگی، اتر گئی
چلّہ چڑھا رہا تھا کہ چٹکی اتر گئی

www.emarsiya.com

ڈھالوں پہ رات چھا گئی ، سب پھول کٹ گئے
فولاد میں تھے جسم پہ ٹکڑوں میں بٹ گئے
جنگوں کے پیش رَو صفتِ ابر چھٹ گئے
بجلی چمکتے دیکھی تو پانی سے ہٹ گئے
عبّاسؑ یاد تھے شہِ والا صفاتؑ کو
پیاسے نے آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھا فرات کو

اللہ رے سمندِ شہِ دیں کا وہ جمال
رشکِ غزال چشم تھی، فخرِ اسد جلال
گیسوئے حور ماند پڑیں دیکھ کر ایال
کبکِ دری کو بھول گیا وہ چلن، وہ چال
نعلین دیکھِ دیکھ کے خورشید ماند تھا
ایک ایک سُم تراش میں پہلی کا چاند تھا

www.emarsiya.com

وہ اس کا لال منہ، لبِ معشوق چڑ گئے
غنچے سمٹ سمٹ گئے، ٹہنی سے گر گئے
جن کی حیات بات پہ تھی منحصر، گئے
آئے سپئے کلام فصیح اور پھر گئے
اسپانِ بد شعار پہ یوں ہنہناتا تھا
دو پاؤں ان کی آنکھوں تلک لے کے جاتا تھا

سو ڈھب تھے اُسکے جب کہ چلا ایک ڈھب سے وہ
میدان میں الگ نظر آتا تھا سب سے وہ
آنکھیں چڑھائے دیکھتا غیظ و غضب سے وہ
واقف تھا ہر سوار و فرس کے نسب سے وہ
کڑکا وہ رعدِ قہرِ خدا، سب پہ چھا گیا
یک بارگی وہ راکب و مرکب پہ چھا گیا

www.emarsiya.com

تھیں مچھلیاں فرات کی سب محوِ جست و خیز
ہر سو لپک رہی تھی کوئی آتش ستیز
وہ اس کی برق خیزی و رفتارِ تند و تیز
نعلین تھے سواروں کے ماتھوں پہ شعلہ ریز
سوقِ قضا میں بھیڑ تھی، وا سب دکانیں تھیں
استادہ دو کنوتیاں، گویا سنانیں تھیں

اک لات، لات کو جو پڑی ہو گیا دو لات
جکڑا پلک جھپکنے سے پہلے لگا کے گھات
دِن تھا پہ لاتیوں کے سروں پر تنی تھی رات
'یاحیُ' کہہ کے کھول دیا کوچۂ ممات
کہتا تھا کون جنّتی اور دوزخی ہے کون
خدمت گزارِ ہادیِ دین و سخی ہے کون

www.emarsiya.com

آنکھوں میں گھومتے ہوئے ڈورے، خدا کی شان
تھے نرگسی، پہ ڈیلے تھے گورے، خدا کی شان
پیاسا تھا اور بھرے تھے کٹورے، خدا کی شان
توسَن تھے اُس کے سامنے کورے، خدا کی شان
دروازۂ حیاتِ شقی بھیڑتا ہُوا
کیا کھیلتا تھا شاہ رگیں چھیڑتا ہُوا

قاطع ہلالِ نعل تھے، پیوند کٹ گئے
کیا بدگہر پدر تھے کہ فرزند کٹ گئے
چند آ گئے سموں کے تلے، چند کٹ گئے
سیل چہار موج اُٹھی، بند کٹ گئے
لاشیں گریں کہ ساحل زخّار اٹ گیا
کیا باڑھ تھی بحیرۂ مُردار اٹ گیا

www.emarsiya.com

وہ چند بے نیاز تھا، وہ چند ہوشیار
تابندہ جوڑ بند میں ہر بند ہوشیار
چیتے سا چُست، صورتِ اسفند ہوشیار
غصے کے باوجود خردمند، ہوشیار
جولاں یہاں وہاں تھا کہ پابندِ صف نہ تھا
باوصفِ غیظ اس کے دہانے میں کف نہ تھا

ہمراہ تھا جو دستِ شہی راہوار کے
تیور جو تیغ کے تھے وہی راہوار کے
سایہ تھا سَر پہ سروِ سہی راہوار کے
تلوار ساتھ ساتھ رہی راہوار کے
جس جس میں تھا بھرا ہوا کینہ، کچل گیا
وہ سَر اڑا گئی تو یہ سینہ کچل گیا

www.emarsiya.com

محوِ جدال و جنگ، بیک طَور ساتھ ساتھ
فیصل تھے فیصلے کہ ہوا غَور ساتھ ساتھ
درپیش مرحلوں میں تھے فی الفور ساتھ ساتھ
دونوں تھے خلق و وضع میں اَور، اَور ساتھ ساتھ
رُو بَرُ کوئی بھی فاجر و فاسق نہ ہو سکا
ایسا سلوک پھر سے موافق نہ ہو سکا

باہم کیسے ہوئے تھے انہیں شہؑ کے ہاتھ دو
کارآزما تھے جنگ میں رہ رہ کے ہاتھ دو
مٹّی ہوئے چہار شقی، سہہ کے ہاتھ دو
ہنستے تھے تیغ و توسن شہؑ کہہ کے ہاتھ دو
ناری سقر کے بیچ تھے، ٹھنڈے، کٹے ہوئے
تھے فوجِ نابکار کے جھنڈے کٹے ہوئے

www.emarsiya.com

شمشیر تازہ دَم تھی پہ مجروح تھا فرس
تیر اتنے پڑ گئے تھے کہ مذبوح تھا فرس
ہر عضو شرح شرح تھا، مشروح تھا فرس
پھر بھی نثارِ حضرتِ ممدوح تھا فرس
آقاؑ کے پاؤں نکلے جو اس کی رکاب سے
ریتی پہ گر پڑا وہ فراقی عذاب سے

آنکھیں پھرا پھرا کے یہ کہتا تھا، یا حسینؑ
میں آپ کے بغیر نہ رہتا تھا، یا حسینؑ
وار آپ پر جو آتے تھے سہتا تھا، یا حسینؑ
خوں بہہ گیا، پہ اشک نہ بہتا تھا، یا حسینؑ
مولاؑ! جدائی کرتے ہیں کیوں خانہ زاد سے
کیا کچھ قصور ہو گیا اِس کم سواد سے"؟

www.emarsiya.com

شبّیرؑ نے کہا کہ جدائی تری ہے شاق
اے حامیِ حسینؑ، ضروری ہے افتراق
چھلنی ہوں میں، بکار نہیں ساعدین و ساق
خوش ہوں میں تجھ سے ناصرِ دیں دار، الفراق
جا اور جا کے ثانیِ زہراؑ کے پاس بیٹھ
عابدؑ کا حال پوچھ ، سکینہؑ کے پاس بیٹھ

کیا پوچھتے ہو جنگ میں کتنا لڑے حسینؑ!
لاکھوں کے ازدحام سے تنہا لڑے حسینؑ
نامِ یزید مٹ گیا، اتنا لڑے حسینؑ
غربال دِل تھا، اس پہ بھی کیا کیا لڑے حسینؑ
کنزِ مبیں کے گوہر و الماس کی قسم
دی دشمنوں نے اکبرؑ و عبّاسؑ کی قسم

www.emarsiya.com

بس روک دی حسام سُنی جس گھڑی دُہائی
لے کر پسرؑ کا نام سخیؑ نے پچھاڑ کھائی
روتے تھے پھوٹ پھوٹ کے کہہ کہہ کے "ہائے بھائی
سوتے ہو بے حواس، بہت بھا گئی ترائی
شانے کٹے ہوئے ہیں، یہ مشکیزہ چاک ہے
بس کوئی دَم سکینہ کا آویزہ چاک ہے"

آئی صدا کہ معرکہ تسخیر ہو چکا
جو لوح پر ازل سے تھا تحریر، ہو چکا
دِیں پھر درست سمت پہ تعمیر ہو چکا
تم سے کہا گیا تھا جو شبّیرؑ، ہو چکا
بس اب نیام کر دو یہیں ذوالفقار کو
سجدہ ہو عالمین کے پروردگار کو

www.emarsiya.com

لبّیک کہہ کے تیغ کو رکھا غلاف میں
پریوں نے بال کھول دیے دشتِ قاف میں
نیزوں نے پھر سے گھر کیے تن کے شگاف میں
گرداں تھے تیر سبطِ نبیؐ کے طواف میں
تیغیں اُپی تھیں اور دلِ مولودِ کعبہ تھا
بعد از علیؑ جو مرکز و مقصودِ کعبہ تھا

سینہ زناں تھے عرشی و گریاں تھے اہلِ خاک
ہر ہر جگہ تھا نوحہ و ماتم کا اشتراک
روح الامینؑ کہتے تھے ڈالے پروں پہ خاک
سبطِ نبیؐ و ابن علیؑ روحنا فداک
حاضر ہیں انبیاءؑ و ملک انتظار کو
ملنے کا اشتیاق ہے پروردگار کو

www.emarsiya.com

دیکھا انہیں امامِ حجازیؑ نے ایک بار
صیقل کی خاک آئنہ سازی نے ایک بار
سجدے میں سر جھکا دیا غازیؑ نے ایک بار
ایسے نماز ادا کی نمازی نے ایک بار
کنبہ کٹا کے دینِ محمدؐ بچا لیا
کعبہ سے چل کے نامِ اب و جد بچا لیا

چلّے سے جمع ہو گئے سب دشمنانِ دیں
چلّے کھنچے، تمام کمانیں کڑک اٹھیں
یکبار تیر چل گئے، ہلنے لگی زمیں
تر ہو گئے لہو میں شہنشاہِ مہ جبیںؑ
ناوک شقی کا سیبِ زنخداں پہ آ لگا
ٹھوڑی کو چیرتا ہُوا دنداں پہ آ لگا

www.emarsiya.com

دو آب دار لعل تھے صحرا کی دھول پر
دو اور پتّیاں نہ رہیں ایک پھول پر
پیغمبری تھا وقت نہالِ بتولؑ پر
بالکل یہی سمے تھا اُحد میں رسولؐ پر
وہ تیر کھینچنا تھا کہ خوں دست ہو گئے
چار اور جسمِ پاک میں پیوست ہو گئے

بولا یہ ابنِ سعدِ لعیں فوجِ شام سے
جو جس کا انتقام ہے لے لے امامؑ سے
نفرت مجھے ہے حیدرِ صفدرؑ کے نام سے
رکھتے تھے زیر سب کو حسام و کلام سے
کوئی تو اُن کی دیدہ وری سے پگھل گیا
باقی کو ذوالفقار کا پانی نگل گیا

www.emarsiya.com

تنہا ہیں آج لختِ دلِ سیدِ البشرؐ
لوگو غضب کے وار کرو اِن کو گھیر کر
کیا دیکھنے لگے ہو، اٹھاؤ بھی اب تبر
خونِ امامؑ سے ہو زمیں نینوا کی تر
زخم اِن کو ہو گا درد محمدؐ کی روح کو
کشتی سمیت قعر میں لے جاؤ نوح کو

یہ بات سن کے آگے بڑھے سارے بد جہات
چاروں طرف سے گھر گئے مظلومِ کائناتؑ
گہ سَر تھا زخم زخم، گہے سینہ، گاہ ہات
رنج و الم سے خُون ہُوا چشمہ، فرات
فطرت نہ تھی، پہ مچھلیاں نم دیدہ ہو گئیں
موجیں تمام ریت میں پوشیدہ ہو گئیں

www.emarsiya.com

اس وقت آسمان پہ کوئی نہ تھا رسول
مقتل کے آس پاس تھے سب انبیا، رسول
روتے ہوئے حضورؐ سے کہتے تھے 'یا رسولؐ!'
کیا انبیاءؑ و اِنس ہیں، کیا اولیا، رسول
کوئی نہیں جہان میں ثانی حسینؑ کا
سب پانیوں پہ چڑھ گیا پانی حسینؑ کا'

رنجِ پسر میں خون ہوئی روحِ بوترابؑ
عمرانؑ بھی تھے سوختہ جاں، جیسے آفتاب
تڑپے ضریحِ پاک میں شبّرؑ فلک جناب
مرقد میں کھائے قلبِ خدیجہؑ نے پیچ و تاب
مٹّی پروں پہ ڈال کے جبریلؑ رو پڑے
مریمؑ کو غش تھا، صاحبِ انجیلؑ رو پڑے

www.emarsiya.com

احمدؐ کے نور عین کو پانی نہیں ملا
حیدرؑ کے دل کے چین کو پانی نہیں ملا
ہاں، شاہِ مشرقینؑ کو پانی نہیں ملا
پی کر کہو حسینؑ کو پانی نہیں ملا
بھائی نہیں تو کون پلائے حسینؑ کو؟
ریتی سے کون آ کے اٹھائے حسینؑ کو؟

بے کس پہ تیر پھینکتا کوئی کماں کے ساتھ
درپَے تھا کوئی تیغ سے، کوئی سِناں کے ساتھ
کوئی حسد نکالتا سنگِ گراں کے ساتھ
یہ بُغضِ للّٰہی تھا شہِ اِنس و جاںؑ کے ساتھ
القصّہ جس کے ہاتھ میں جو تھا، وہ چل پڑا
کن مشکلوں میں فاطمہ زہراؑ کا دل پڑا

www.emarsiya.com

زخموں پہ اور تیر پڑے، اور چھل گئے
غنچے سَروں کو جوڑ کے آپس میں مل گئے
لکھا ہے یک ھزار و نُہ صد پھول کھل گئے
روضے رسولؐ و فاطمہ زھراؑ کے ہل گئے
تڑپیں جنابِ آمنہؑ اپنے مزار میں
خورشید پھر کے رہ گیا کنجِ مدار میں

دیکھو عجیب قہر کا منظر ہے سامنے
خنجر بدست شمرِ ستمگر ہے سامنے
غلطیدہ خوں میں سبطِ پیمبرؐ ہے سامنے
ہے ہے، اُٹھو یہ کون کُھلے سَر ہے سامنے
سجدے سے سَر اُٹھاؤ کہ دیدار دیکھ لے
زینبؑ نگاہ بھر کے پھر اِک بار دیکھ لے

www.emarsiya.com

یہ آسماں پہ جاتے ہیں کس طاہرہؑ کے بَین
یہ کون منہ کو ڈھانپ کے کرتا ہے شور و شَین
کس نے کہا، کہاں گئے مقصودِ قبلتینؑ
نوحہ کناں ہے کون کہ ہے ہے، مرے حسینؑ

اے مایۂ محمدؐ و زہراؑ، دلِ اسدؑ
ہے ہے بہم نہیں ہے ترا فرق اور جسد

ہے ہے مرے غریب وفا خو، تجھے سلام
زینبؑ کی آس، اے مرے مہ رُو، تجھے سلام
زہراؑ کے دِل، رسولؐ کے خوشبو، تجھے سلام
بھیّا! ابھی سے دُکھتے ہیں بازو، تجھے سلام

جانے کہاں کہاں پئے اِسلام جاؤں گی
خیمے جلیں گے اور میں سوئے شام جاؤں گی

www.emarsiya.com

بس بس نہ پڑھ مصائبِ مولاؑ فلک مقام
کیا ہے تری زبان و بیاں، کیا ترا کلام
اُن کی عطا نے تجھ کو کیا عرش احتشام
اے شاعرِ شہِ دوسراؐ، فدیہء امامؑ
یہ کم نہیں کہ لے لیا مولاؑ نے چھاؤں میں
تیر جگہ بنائی ہے اکبرؑ کے پاؤں میں